http://www.rehmani.net

[illegible]

يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ
[illegible]
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝
[illegible]
اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ
[illegible]
اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ
[illegible]
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ
[illegible]
وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ
[illegible]
الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَ
[illegible]
مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ
[illegible]
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ
[illegible]
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ
[illegible]
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝
[illegible]

[illegible]

الْمُنظَرِينَ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ
صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ
وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا
مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ
جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَ
زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَوَسْوَسَ
لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن
سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ

http://www.[illegible].net

[illegible]

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ

[illegible]

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

[illegible]

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ

[illegible]

اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

[illegible]

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

[illegible]

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

[illegible]

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَ

[illegible]

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

[illegible]

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ

[illegible]

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ

[illegible]

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ

يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ

قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ

وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا

مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ

الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ

جَهَنَّمُ ۟ وَ لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝

[illegible]

ہیں وہ شیطان سے بھی بدتر ہیں ⑨ خیال رہے کہ دنیا کی بھی عزت یا روزی مال وغیرہ کی وہ آرزو جو رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے جو اللہ کے لیے ہو [illegible] عبادت ہے ⑩ اس سے پتہ لگا کہ کسی کی تعظیم کرنا یا ہولی دیوالی میں جانوروں کے سینگ رنگنا یا مشرکین کی سی رسمیں کرنا سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے [illegible] کی تعظیم گنگا وغیرہ کا احترام کرنا کفر ہے۔ مسلمان کو ہر بری چیز سے نفرت چاہیے ⑧ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج دنیا میں وہ دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے۔ نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری۔ [illegible] بھی اس میں داخل ہے کہ یہ تغییر خلق اللہ ہے

[illegible] حرام ہے ایسے ہی مردوں کو داڑھی منڈانا ⑪ یہ آیت ان تمام آیتوں کی تفسیر ہے جن میں ولیاً من دون اللہ بنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس آیت نے بتایا کہ من دون اللہ شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں اولیاء من دون اللہ اور ⑫ کہ تم کفر کی وجہ سے بخشے جاؤ گے اور بری رسمیں تمہاری [illegible] یہ سب شیطانی دھوکہ ہے [illegible] کفار دوزخ میں جا کر وہاں سے نکل نہیں سکیں گے۔ مومن اپنی سزا پوری کرکے بخش دیے جائیں گے۔ دوزخ میں ہمیشگی کفار کے لیے خاص ہے

www.alahazratnetwork.org

ہے کیونکہ ہم انہیں دیکھ کر ایمان لائے اور تم بغیر دیکھے اور یہی آیت پڑھی تفسیر عزیزی میں [illegible] سے روایت ہے کہ
ایک شخص سیدنا عبداللہ ابن عمر کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھا
ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر اس شخص نے کہا کہ کیا آپ نے اپنی اس زبان سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بھی کیا ہے آپ
نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ تم نے اپنے ان ہاتھوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی ہے فرمایا کہ ہاں۔
پھر اس شخص پر وجد کی حالت طاری ہو گئی اور عشق کی حالت میں کہنے لگا تم لوگ کیسے خوش نصیب ہو سیدنا عبداللہ ابن عمر نے
اس کا حال دیکھ کر فرمایا کہ میں تجھے ایک حدیث پاک سناتا ہوں وہ یہ کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مبارک
وہ شخص ہو مجھے دیکھ کر ایمان لائے اور [illegible] مبارک ہے وہ شخص جو بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائے ان احادیث سے اس کلام کی
پوری تائید ہوتی ہے جو ہم نے عرض کیا۔ اعتراض: روایات سے ثابت ہے کہ بعض اولیاء اللہ اور صحابہ کرام پر سارے غیب ظاہر ہو
جاتے تھے جیسے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جنت و دوزخ کے سارے نقشے میرے
سامنے ہیں۔ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھا ہے جیسے کہ
رائی کے دانے تو ان حضرات کو غیب پر ایمان [illegible] نہ ہوا کیونکہ جب ان چیزوں ان کے لئے غیب رہی ہی نہیں تو غیب پر ایمان [illegible]
پہلا جواب: ایک تو یہ ہے کہ دیکھ کر ایمان لانا اور ہے ایمان لا کر دیکھنا دیکھ کر ایمان لانا معتبر نہیں ہے یہ حضرات غائب
چیزوں پر ایمان لا چکے تھے بعد میں نور ایمانی کی زیادتی کی وجہ سے وہ غائب چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں تو ان کو ایمان بالغیب حق
درجہ کمال حاصل ہوا اس کی تائید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے
دکھا دے تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا ارشاد ہوا اولم تؤمن کیا تم اس پر ایمان نہیں لائے ہو۔ عرض کیا کہ ہاں لیکن
دل کا اطمینان (حق الیقین) چاہتا ہوں۔ تو دیکھو کہ ان کا ایمان پہلے حاصل ہو چکا ہے بعد میں انکشاف ہوا اس لئے یہ
معلوم ہوا کہ علم غیب کے لئے ایمان [illegible] کہ ایمان [illegible] علم [illegible] جب کسی کو غیب
[illegible] یقین کیجئے [illegible] قیامت [illegible] رب کی ذات و صفت کو جانتے ہیں تب بھی اس پر ایمان لاتے ہیں یہ سب
چیزیں غیب ہیں اور ان کا بتانا علم غیب "تفسیر کبیر" نے اسی جگہ لکھا کہ ہر مسلمان کہہ سکتا ہے کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن علم
غیب کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ [illegible] کر جاننا [illegible] علم غیب کہتے ہیں [illegible]
الٰہی کے بتانے سے ہے اور وہ [illegible] علم غیب کہتے ہیں۔ جیسے کہ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا علم اسی لئے صوفیاء
کرام اس آیت کریمہ کے معنی یہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس اور غیبی سے جو رب تعالیٰ کی طرف سے ان کو
علاوہ اس کی تائید یہ حدیث پاک کرتی ہے کہ مومن کی [illegible] سے دیکھتا ہے (مدارج النبوت [illegible])

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ

اور قائم رکھیں نماز کو

اور نماز قائم رکھیں

اشرف التفاسیر
تفسیر نعیمی
حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی
مصنف: احمد یار خاں نعیمی اشرفی بدایونی
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

عرض: کسی مسلمان کو کافر کہنا کیا حکم ہے۔

عرض: العیاذ باللہ، شتم کہا تو کافر ہوگا [illegible]

ارشاد: حضور ایک صاحب پہلے حضرت [illegible] صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں [illegible] میں رہتے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ غیبی باتیں بتاتے ہیں لوگوں کا مجمع رہتا ہے نماز وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ارشاد: ایک صاحب جو اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا اس پر سمجھ گیا کہ حضرت جو [illegible]

[illegible]

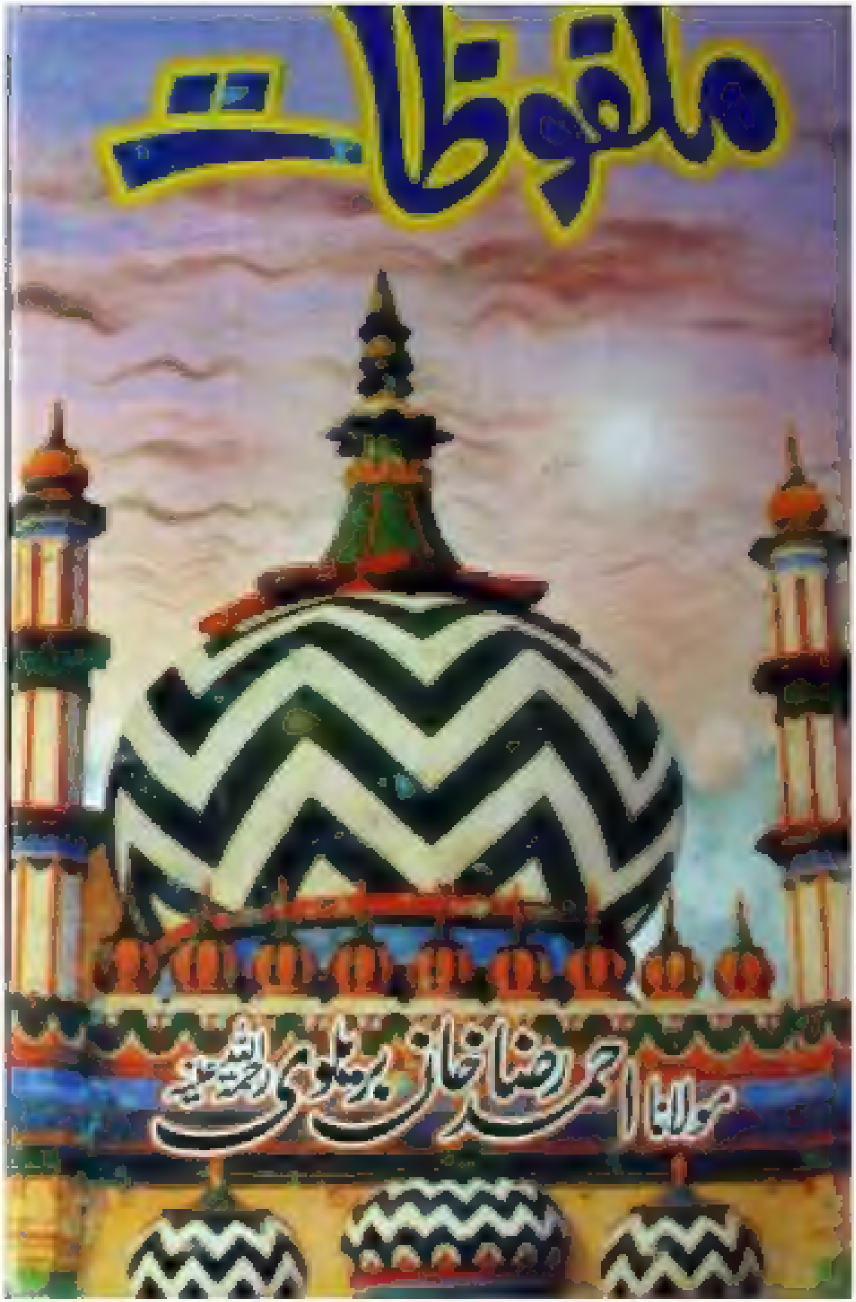

اردو ترجمہ

الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ

مصنفہ امام اہلسنت مجدد ملت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی

[illegible]

[illegible]

المترجم مولانا [illegible]

[illegible]

مکتبہ رضویہ آرام باغ ... کراچی

باہتمام دار العلوم امجدیہ کراچی

ایمان کی نفی کرتا ہے تو ظاہر ہوا کہ یہ کفر کا مقرر ہوا اور اللہ کی پناہ۔ اور معلوم ہے کہ جب علم مطلق جیسی مقدور کے لئے ثابت ہوا تو مطلق علم اجمالی اپنے آپ ثابت ہو گیا اور اسی طرح مطلق علم تفصیلی اس لئے کہ جزئیات وجنت ونار اور اللہ تعالیٰ اور اس کی صفتوں میں سے ساتوں صفت کے اصول پر ایمان لانا ہے ... سب غیب تفصیلاً ہیں ... ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ دوسرے سے ممتاز ... جیسا

[illegible]

کہ غیب کا مطلق علم تفصیلی ہر مسلمان کو حاصل ہو پھر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کیا کہنا۔ اور کیونکر نہ ہو حالانکہ ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے غیب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے تو جو غیب کو جانتا نہیں وہ اس کی تصدیق کیونکر کرے گا اور جو تصدیق نہ کرے گا اس پر ایمان کیونکر لائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ وہ علم جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے لائق ہے وہ نہیں مگر علم ذاتی اور علم مطلق تفصیلی کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو شامل ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن شریف کا ختم کریں اور شیرینی یا کھانا پر فاتحہ کر کے حاضرین پر تقسیم کریں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (ان تمام دلیلوں سے روشن طور پر عرس کا کرنا جائز ثابت ہو گیا۔)

علم غیب کا بیان

علم غیب کی دو قسم ہے۔ ذاتی و عطائی۔ ذاتی کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی کے بتائے ہوئے غائب چیزوں کا علم ہو جائے اور عطائی کا مطلب یہ ہے کہ غائب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے ہو۔ علم غیب ذاتی خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور علم غیب عطائی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کو تھا۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں غیب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے یا نبی کریم ﷺ نے اپنی غیب دانی کی نفی کی ہے اس سے غیب ذاتی مراد ہے اسی طرح حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے جس جگہ اپنی غیب دانی سے انکار کیا ہے۔ اس سے بھی مراد علم غیب ذاتی ہے نہ کہ علم عطائی۔ اس تقسیم کے بعد یہ مسئلہ روشن ہو گیا۔ یہاں پر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ علم غیب عطائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ منکرین علم غیب کے پاس ان حدیثوں کا کچھ جواب نہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے عذاب قبر جنت کی نعمت دوزخ کی آگ سوال منکر نکیر قبر کی تنگی کی خبر دی ہے یا جن میں آپ نے وقت آنے سے پہلے ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی ہے اور آخر زمانہ کی بہت سی خبریں پہلے آپ نے دیں اور بعد میں اسی طرح وجود میں آئیں۔ ابوجہل نے پوچھا کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ آپ نے بتلا دیا کہ کنکری ہے۔ بادشاہ فارس کے قتل کی خبر اسی دن آپ نے دی جس روز وہ مارا گیا۔ نجاشی بادشاہ کی موت کی خبر آپ نے دی اور نماز جنازہ پڑھی۔ یہ بھی خبر دی کہ خیبر کا قلعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ بکری کے گوشت میں زہر ہونے کی خبر آپ نے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خارجی کو قتل کر دیں گے۔ یہ بھی خبر دی وغیرہ وغیرہ اور آپ نے بدر کی لڑائی میں جس کافر کے قتل کی جگہ بتلائی تھی وہ وہیں قتل کیا گیا۔ مخالفین کے پاس

میلاد شریف، کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، نیاز و فاتحہ، قبروں کی زیارت، قبروں کو بوسہ دینا
پختہ قبر اور گنبد بنانا، قبروں پر چادر چڑھانا، استمداد کا بیان، قبروں پر پھول ڈالنا، مُردوں کا سننا
مُردوں کو تلقین کرنا، عرس کا بیان، علم غیب، غائب کو پکارنا، امکان کذب، شفاعت، مزارات پر روشنی کرنا
ذبح لغیر اللہ، کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنا، قبر میں شجرہ رکھنا، کلمہ طیبہ کا ثواب مردوں کو بخشنا

جیسے عقائد و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

عقائد اہلسنّت

مصنف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المتین سہروردی بہاری مدظلہ

صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف

صراط مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630

۔خداوند قدوس کا علم غیب ذاتی ہے اور نبی، رسول یا ولی کا علم غیب عطائی ہے اور حق یہ ہے کہ عطائی کو ذاتی کے ساتھ اتنی بھی مناسبت نہیں ہے جتنی مناسبت ایک قطرے کو سمندر سے ہے۔

اب جبکہ ہم نے یہ دعویٰ کر لیا کہ اہل حق کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقرب بندوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے تو ہمارے اوپر دلائل کی روشنی میں اس کا اثبات بھی ضروری ہے لہٰذا آئندہ سطور میں قرآن وحدیث اور اقوال ائمۃ المسلمین کی روشنی میں ہم انشاء اللہ یہ واضح کریں گے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقبول بارگاہ افراد کو غیب کی خبر سے آگاہ کیا وہیں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات بلکہ جمیع ما کان وما یکون کے علم سے بھی مطلع فرمایا۔۔۔۔وما توفیقی الا باللہ۔

ابو جہل اور بریلوی دو جسم ایک جان

ABU JAHAL AUR BARELWI DO JISM EK JAAN

اول قادری بریلوی کہتا ہے ۔ابو جہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری ہے ،

AWWAL QADRI BARELWI KAHTA HAI .ABU JAHAL KA IMAN THA KI NABI KO ILM GHAIB ZARURI HAI.

اب سمجھ میں یہ نہیں آرہا ہے کہ ابو جہل کا تعلق بریلوی دھرم سے تھا یا بریلویوں کا تعلق ابو جہل کے دھرم سے ہے،

م۔ط۔ن

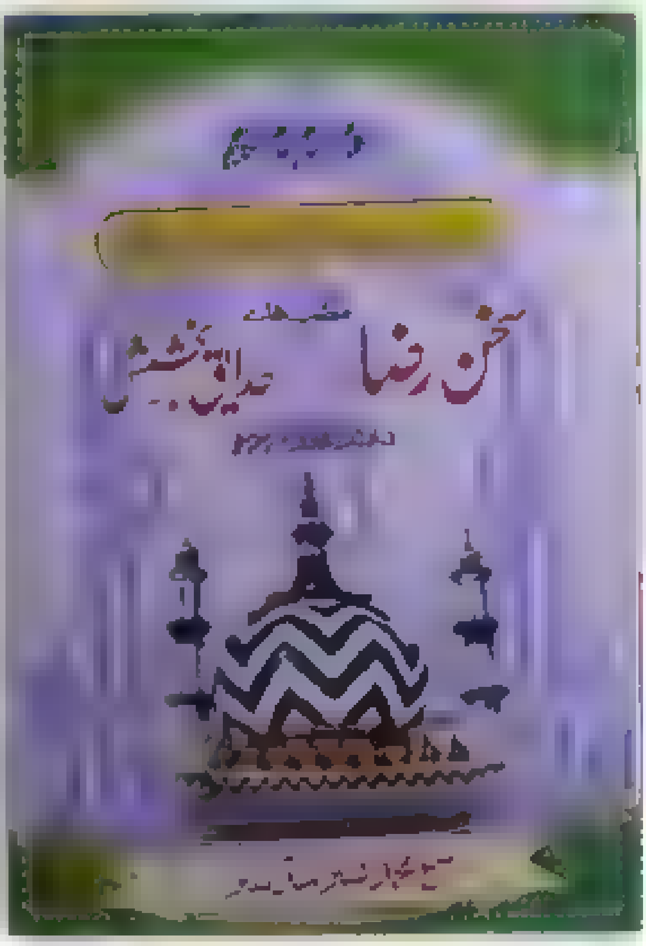

اسی در پہ شتران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں (8) ہاں یہاں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد

مشکل الفاظ کے معنی:

وصف: تعریف، خوبی۔ رخ: چہرہ۔ شرح: تفصیل سے بیان کرنا۔ والشمس: سورج کی مثل، سورج کی قسم۔ والضحیٰ: دھوپ چڑھنے کی قسم، چہرے کے چمکنے کی قسم۔ مدح: تعریف۔ مدحیں: خوبیاں۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ ماہ شق گشتہ: دو ٹکڑے ہونے والا چاند۔ مہر: سورج۔ رجعت: واپس ہونا۔ قدرت: زور، قوت۔ اعجاز: عاجز کرنا، خرق عادت چیز، معجزہ۔ خورشید: سورج۔ ضیاء: نور، روشنی۔ مہ پارے: چاند کے ٹکڑے۔ بلا: مصیبت، آفت۔ بے خردی: بے عقلی، بیوقوفی۔ درکار: ضرورت۔ شان عظیم: بہت بڑا مرتبہ۔ تعظیم: عزت کرنا، عظمت کرنا۔ سنگ: پتھر۔ تسلیم: سلام کرنا، حکم ماننا، کورنش۔ رفعت: بلندی۔ چرچا: ذکر، شہرت۔ قدسی: جنتی پرندے، فرشتے۔ فردوس: جنت۔ بعد از خدا: خدا کی حمد تعریف کے بعد۔ غم خواری: ہمدردی۔ تشنے: سیراب: پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ داد: انصاف۔ شتران: اونٹ۔ ناشاد: غمگین، جو خوش نہ ہو۔ گلہ: شکوہ، شکایت۔ عنا: دکھ، تکلیف۔

مطلب اشعار 1: ہم والشمس اور والضحیٰ کی تشریح میں حضور محبوب رب غفور ﷺ کے رخ زیبا کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ یعنی سورج سے زیادہ چمکنے والے چہرے کی قسم اللہ تعالیٰ نے والشمس اور ضحیٰ سے آپ کے رخ تاباں کی قسم کھائی ہے ہم صرف انہیں کی تعریف و توصیف و خوبی بیان کرتے ہیں جن کو رب العالمین نے محمود کے نام سے یاد کیا ہے۔ یبعثک ربک مقاما محمودا تیرا رب تم کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

مطلب اشعار 2: چاند کو دو مساوی حصوں میں تقسیم ہونے کی حالت کو دیکھو جب ابوجہل اور یہودی یا حبیب یمنی نے معجزہ شق القمر طلب کیا آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا چاند کو دو ٹکڑے ہو گیا یا غروب ہوتے ہوئے سورج واپس آیا اور عصر کا وقت ہو گیا حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے سورج کو واپس فرما کر حضرت علی کو عصر کی نماز ادا پڑھوا دی حضور ﷺ کو اللہ تعالے نے یہ قدرت عنایت کی تھی کہ آپ سے اکثر خرق عادات واقعات ظہور پذیر ہوا کرتے تھے بلکہ آپ مجسم خرق عادت معجزہ تھے۔

مطلب اشعار 3: اے پیارے آقا مولیٰ آپ آسمان رسالت کا سورج ہیں آپ کے طلوع ہونے ظاہر ہونے سے تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے غروب ہو جاتے ہیں تمام انبیاء مرسلین چاند کے ٹکڑوں کی مثل ہیں جیسے چاند سورج سے روشنی و نورانیت حاصل کرتا ہے ویسے ہی انبیاء آپ سے نورانیت حاصل کرتے ہیں آپ سید المرسلین امام الانبیاء ہیں۔

مطلب اشعار 4: بے خبری لاعلمی مصیبت و آفت ہے جیسے کفار آپ کی رسالت و نبوت و معجزات کا انکار اپنی جہالت سے کرتے ہیں حالانکہ اگر آپ کو اپنی نبوت کی گواہی کی ضرورت پڑے تو بے زبان پتھر بھی آپ کی نبوت کی شہادت دیتے ہیں ابوجہل ہاتھ میں پتھر کے ٹکڑے لایا اور کہا اے محمد ﷺ اگر آپ نبی ہیں تو بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے یعنی ابوجہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری ہے مگر آج کا مسلمان کا مدعی تھا علم غیب کا منکر ہے حالانکہ نبی کے معنی ہی غیب داں کے ہیں۔ حضور عالم ماکان و مایکون نے فرمایا اے ابوجہل میں بتاؤں تیرے ہاتھ میں کیا ہے یا جو تیرے ہاتھ میں پتھر ہیں وہ بتائیں کہ میں کیا ہوں۔ ابوجہل نے کہا یہ تو اور عجیب بات ہے اسی وقت ان سنگریزوں نے بزبان فصیح اشہد ان محمد رسول اللہ پڑھا وہ بے زبان تھے ان کو زبان مل گئی اور آپ کی رسالت نبوت کی گواہی دی۔

مطلب اشعار 5: میرے آقا مولیٰ ﷺ کی شان بہت عظیم ہے کہ جانور بھی آپ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور پہاڑ کے پتھر آپ کو سلام اور آداب کرتے درخت آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ اکثر ایسے واقعات رونما ہوتے تھے احادیث میں بے شمار مثالیں ہیں۔

مطلب اشعار 6: زمین و آسمان میں آپ ہی کے ذکر کی دھوم مچی ہے۔ اذانوں میں نمازوں میں صلوٰتوں میں انسانوں میں فرشتوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کلام الامام امام الکلام

از اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سخن رضا

مطالب ہائے حدائق بخشش

[illegible]

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا قائل ابوجہل تھا

علم غیب کا عقیدہ بریلویوں نے ابوجہل سے لیا

ابوجہل اور بریلوی جاہل ہم عقیدہ

بریلویوں کا عقیدہ علم غیب قرآن پاک سے نہیں ابوجہل سے ثابت ہے

ابوجہل بریلوی تھا یا بریلویوں نے عقیدہ ابوجہل سے لیا؟

ابوجہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری

[illegible] کیوں نہیں زیارت کا شرف حاصل [illegible]
پیچھے سے پتہ ہے کہ محبوب ﷺ [illegible]
بات کا سوچ بھی سکتا ہے تو [illegible] بات جاننا غیب کا [illegible]
بات پیچھے جان لینا یہ غیب کا علم کیوں نہیں یہ ایک سانپ [illegible]
واقعہ پیش آنے والا ہے اس کا اسے پہلے پتہ چل جاتا ہے۔

اگر سانپ [illegible] کی [illegible] یہ غیب [illegible]
ہے تو جو ہزار سال بعد میں پیش آنے والا واقعہ ہے وہ جان لے علم غیب [illegible]
ہیں؟ اگر سانپ جان سکتا ہے تو باعث تخلیق کائنات مصطفیٰ کریم ﷺ [illegible]
کیوں نہیں جان سکتی۔

کیا اللہ نے علم غیب صرف دوسری چیزوں کو [illegible] اللہ نے [illegible]
لیے کوئی نہیں۔ شیطان بھی غیب جان سکتے ہیں سانپ بھی جان سکتے ہیں [illegible]
جان سکتے ہیں اور جانور بھی جان سکتے ہیں صرف نہیں غیب کا علم رکھتے تو اللہ کے
نبیوں کے نبی غیب کا علم نہیں رکھتے

صدیق رضی اللہ عنہ کا نبی پاک ﷺ کے آرام پہ جان قربان کرنا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوراخوں میں پڑیاں [illegible]
[illegible] کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اندر تشریف لے آئیے [illegible]
جب تو محبوب کریم ﷺ تشریف لے آئے [illegible] جو [illegible]
بیٹھے تو وہ دیکھتا ہے کہ اب میرا [illegible] میرا مطلوب [illegible]
میرے گھر آ چکا ہے تو یہ پڑیاں رکاوٹ بن رہی ہیں تو [illegible]
تمہارے سے [illegible] کر ڈالیں اور پاؤں [illegible]۔ لیکن حضرت صدیق اکبر [illegible]
نے جب پاؤں نہ ہٹائے تو ڈنگ مار دیا [illegible]

تا سے تو ڈنک مار دیا زہر سرایت کر

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

خطباتِ اشرف العلما

جلد اول

مرتب

سید شمیم جہان نقوی

تنظیم الاسلام پبلی کیشنز

دارالاسلام

Scanned with CamScanner

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ

"(اللہ تعالیٰ) غیب کو جاننے والا ہے پس وہ آگاہ نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو بجز اس رسول کے جس کو اس نے پسند فرما لیا ہو (غیب کی تعلیم کے لیے) تو مقرر کر دیتا ہے اس رسول کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ"۔

اس میں دو مسئلے ہیں:

اللہ تعالیٰ کس پر غیب کو ظاہر فرماتا ہے؟

مسئلہ نمبر 1۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ میں عالم کو مرفوع پڑھیں تو یہ رب کی صفت ہو گی۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: تقدیر کلام یہ ہو گی هو عالم الغیب غیب اسے کہتے ہیں جو بندوں سے غائب ہو۔ اس کا بیان سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ وہ کسی پر اپنا غیب ظاہر نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس پر راضی ہوتا ہے کیونکہ اس پر غیب میں سے جو چاہتا ہے ظاہر کرتا

ہے کیونکہ رسولوں کی نبوت کے ساتھ تائید کی جاتی ہے ان معجزات میں سے بعض غیبت کی خبریں بھی ہوتی ہیں قرآن حکیم میں ہے: وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ (آل عمران: 49) ابن جبیر نے کہا: مِنْ رَّسُوْلٍ سے مراد حضرت جبرئیل امین ہیں۔ یہ تفسیر حقیقت سے بہت ہی بعید ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ معنی کیا جائے کہ وہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جسے نبوت کے لیے منتخب کر لیتا ہے کیونکہ وہ جس غیب پر چاہتا ہے مطلع کرتا ہے تاکہ یہ چیز اس کی نبوت پر دلیل ہو۔

نجومیوں سے غیب جاننے کی نفی

مسئلہ نمبر 2۔ علماء نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے علم غیب کے واسطہ سے اپنی مدح فرمائی اور مخلوق سے اسے اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا تو اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا، پھر رسولوں کو اس سے مستثنیٰ کر دیا جن پر وہ راضی ہے تو انہیں اپنے غیب میں سے جو چاہا وحی کے ذریعے ودیعت کر دیا اسے ان کے لیے معجزہ بنا دیا اور ان کی نبوت پر سچی دلیل بنا دیا۔ نجم اور جو ان کے مشابہ ہوتے ہیں جو کنکری پھینکتے ہیں، کتابوں میں فال دیکھتے ہیں اور پرندے کو زجر کرتے ہیں ان میں سے نہیں جو فمن ارتضٰی من رسول کا مصداق ہو کہ انہیں اپنے غیب پر مطلع فرمائے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا ہے فکر کی تیزی، ظن و تخمین اور جھوٹ کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والا ہے۔

ایک عالم نے کہا: کاش میں جانتا جو نجم ایک کشتی کے بارے میں کہتا ہے اس میں ایک ہزار انسان سوار ہوتے ہیں جن کے احوال مختلف ہیں اور مراتب مختلف ہیں ان میں کوئی بادشاہ ہے رعایا، عالم، جاہل، غنی، فقیر، بڑا اور چھوٹا ہے ان کے طالع (زائچے) مختلف ہیں، ولادت کا وقت الگ ہے اور ستاروں کے درجات بھی مختلف ہیں سب پر غرق کا حکم ایک وقت میں ہو سکتا ہے۔

اگر نجومی کہے (اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے) انہیں اس طالع (زائچہ) نے غرق کیا ہے جس میں یہ سوار ہوئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہے اس طالع (زائچہ) نے تمام طوالع (زائچوں) کے احکام کو باطل کر دیا ہے جب کہ ہر ایک کی ولادت کا وقت مختلف ہے اور ہر ایک کے مخصوص طالع (زائچہ) کا اتفاق بھی مختلف ہے تو ولادت کے اوقات کا کوئی عمل دخل نہ ہو گا نہ ان میں شقی اور سعید پر کوئی دلالت نہ ہو گی، اس میں قرآن حکیم سے عناد رکھنے کے سوا کوئی چیز باقی نہ بچے گی اس قسم کا عمل کرنے پر اس کا خون حلال ہو جائے گا۔ جب شاعر نے کیا ہی خوب کہا:

حَكَمَ الْمُنَجِّمُ أَنَّ طَالِعَ مَوْلِدِيْ يَقْضِيْ عَلَيَّ بِمِيْتَةِ الْغَرَقِ

نجم نے فیصلہ کیا کہ میری ولادت کا زائچہ میرے بارے میں غرق ہونے کی موت کا فیصلہ کرتا ہے۔

قُلْ لِلْمُنَجِّمِ صُبْحَةَ الطُّوْفَانِ هَلْ وُلِدَ الْجَمِيْعُ بِكَوْكَبِ الْغَرَقِ

طوفان کی صبح نجم سے پوچھو کیا تمام غرق والے ستاروں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے۔

امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے اس وقت کہا گیا جب آپ نے خارجیوں سے جنگ کا ارادہ کیا تھا: کیا آپ ان سے جنگ کریں گے جب چاند برج عقرب میں ہے؟ تو حضرت علی شیر خدا نے فرمایا: ان کا چاند کہاں ہے؟ وہ وقت مہینے کے اختتام کا تھا حضرت علی شیر خدا نے جو جواب دیا اس کے ان کی فکر کی طرف، نیز وہ ستارہ شناسی کے علم کے حوالے سے جو قول

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قُرطبی

جلد دہم

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مُترجمین

مولانا ملک محمد بوستان — مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

مولانا محمد انور مگھالوی — مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ۰ پاکستان

حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب و بدر الاسلام حضور مفتی اعظم قبلہ رضی
اللہ عنہ سے فرمایا صبح پیلی بھیت جانا ہے۔ الا نسئلہ الا نسئلہ الا نسئلہ الا نسئلہ
مولانا شاہ وصی احمد علیہ رضوان الصمد کا ابھی وصال ہو گیا ہے اور فرمایا وہ دنیا سے
کیا رخصت ہوئے بلکہ میرا داہنا ہاتھ مجھ سے جدا ہو گیا اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ (۱)

فائدہ:

سبحان اللہ! سبحان اللہ! چودھویں صدی کے مجدد اعظم غوث اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بریلی شریف میں ہیں۔ مگر خبر رکھتے ہیں شہر دور کی۔ علم رکھتے ہیں پیلی بھیت کی۔ نہ ٹیلی فون کا انتظام ہے نہ موبائل فون کا اور اللہ کے ولی شہر قہر سے روانہ ہوئے ادھر بریلی میں اعلیٰ حضرت ان کے تشریف لانے کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندے کا وصال پیلی بھیت میں ہو رہا ہے اور اسی وقت اعلیٰ حضرت بریلی میں خبر وصال سنا رہے ہیں۔ مصطفیٰ پیارے ﷺ کے علم غیب کے منکرین وہ دیکھیں کہاں ہیں آج اور ان کے عاشق و غلام کے علم غیب کو ملاحظہ کریں۔ کہ جب ان کے غلاموں کے علم کا یہ حال ہے تو علم کہ ان کے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ کا صدقہ ہے تو خود ان کے جسم سید عالم فخر آدم و بنی آدم ﷺ کے علم غیب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

عین الطلب سے سن کی مراد حاصل:

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ عید الفطر کے چار پانچ دن باقی تھے۔ میرے بھائی قناعت علی کو خیال آیا کہ اس مرتبہ عید پر میرے پاس کپڑے

(۱) [illegible]

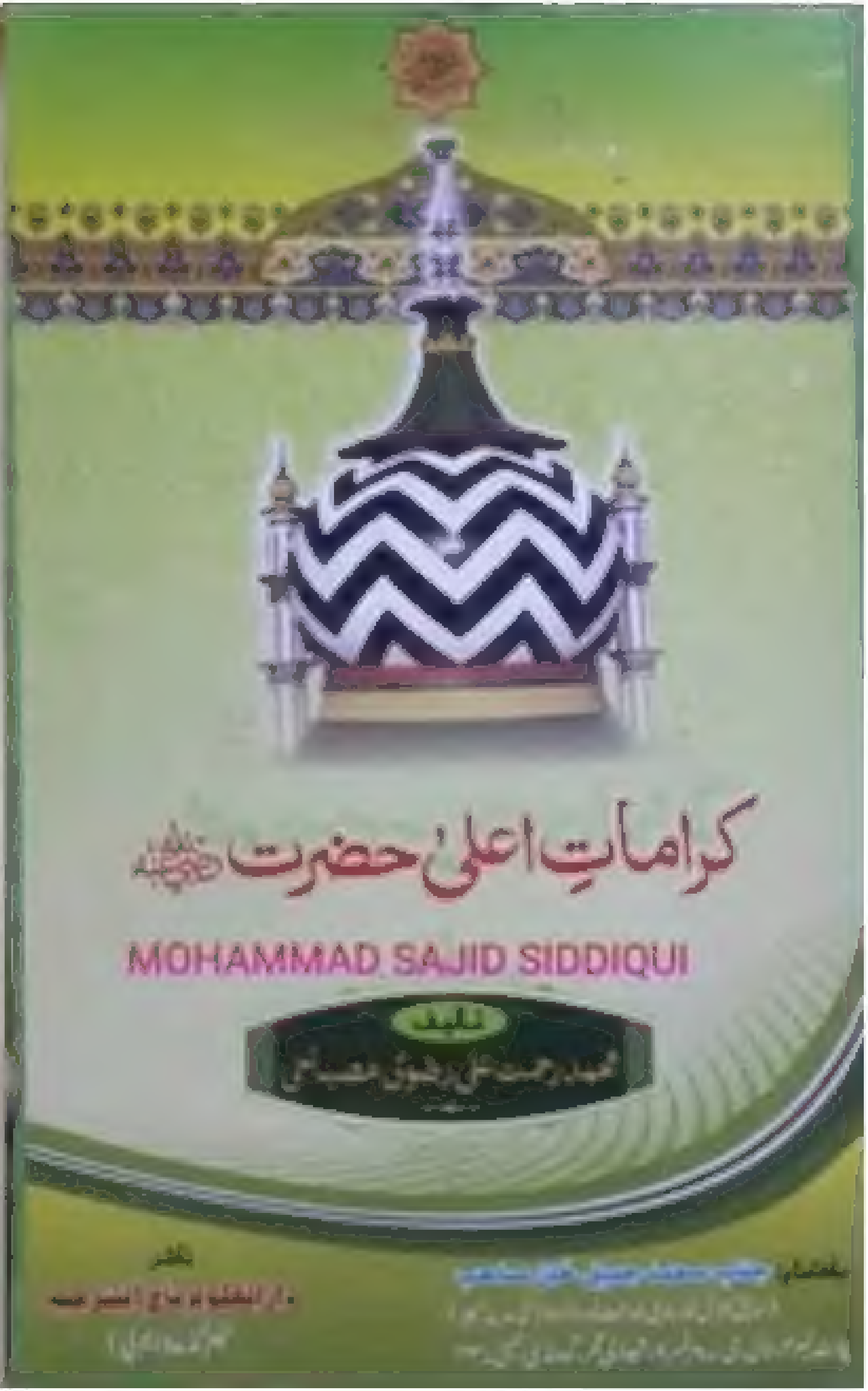

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم: علم غیب ذاتی کی نسبت اپنی طرف کرنے کو ناپسند فرمایا۔

چہارم: یہ کہ مرثیہ کے درمیان نعت پڑھنا ناپسند فرمایا۔

اعتراض (3)

اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو علم تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھایا؟

الجواب

خیبر والوں میں سے ایک یہودن نے زہر آلود بھُنی ہوئی بکری حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ میں بھیجی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس گوشت میں سے بازو لیا پس اس میں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تناول فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے انہوں نے بھی تناول فرمایا۔ پھر رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا **اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ** کھانے سے ہاتھ اٹھالو اور یہودن کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا **سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ** اس بکری کے گوشت میں تو نے زہر ملایا! تو وہ بولی، آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا **اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ** یہ جو میرے ہاتھ میں بکری کا بازو ہے اس نے مجھے بتایا۔ وہ عورت کہنے لگی ہاں! میں نے کہا اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہ پہنچے گا اور اگر آپ نبی نہیں تو ہم آپ سے خلاصی پائیں گے۔ رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے اس عورت کو معاف فرمادیا اور جن صحابہ علیہم الرضوان نے گوشت کھایا تھا وہ شہید ہو گئے۔

(مشکوۃ ص:۵۴۲، باب فی المعجزات)

گوشت جانتا تھا کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم نہ تھا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی علم تھا کہ زہر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ہم اسے کھائیں تاکہ بوقت وصال اس کا اثر لوٹ آئے اور ہم کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا جائے۔ راضی برضا تھے۔

اعتراض (4)

بئر معونہ کے منافقین دھوکے سے ستر (۷۰) صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے گئے جنہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا تو انہیں بھیج کر کیوں شہید کروایا؟

الجواب

بعطائے الٰہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا اور یہ بھی خبر تھی کہ مرضی الٰہی یہی ہے اور ان کی شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی انہیں کو جنہوں نے شہید ہونا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مرضی الٰہی پا کر فرزند پر چھری لے کر تیار ہو گئے، کیا یہ بے گناہ پر ظلم تھا؟ نہیں بلکہ رضائے مولا پر رضا تھی۔ اچھا تاؤ رب تعالیٰ کو تو خبر تھی کہ یہ صحابہ علیہم الرضوان شہید ہوں گے، اس نے وحی بھیج کر کیوں نہ روک دیا؟ کئی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا گیا۔ قرآن پاک میں ہے۔

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۔ (پ:۱، ع:۷)

اور انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو ناحق شہید کرتے۔ (کنز الایمان)

کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کیوں بھیجا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رشد الایمان
فی
دورۃ الحدیث القرآن

نائب محدث اعظم شیخ الحدیث

درس: ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

کرمانوالہ بک شاپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari